# انقلاب کا دوسرا مرحلہ

ترجمہ: ابن حسن[1]

**انقلاب اسلامی کی چالیسویں سالگرہ کی مناسبت سے رہبر معظم انقلاب حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای (مد ظلہ) کا پیغام**

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنامحمدوآلہ والطاہرین وصحبہ المنتجبین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

دل کی گہرائیوں سے درود وسلام ہو اس قوم اور نسل پر جس نے اس انقلاب کا آغاز کیااور اس نسل پر جو دوسرے عظیم چالیسویں (چالیس سالہ) میں داخل ہو رہی ہے۔"انقلاب اسلامی وہ واحد انقلاب ہے جس نے انقلاب کے اہداف کے ساتھ خیانت کئے بغیر چالیس سال گزار لئے ہیں۔

**انقلاب اسلامی کی برکتیں**

انقلاب اسلامی نے ایک تاریخی اور طویل زوال کا خاتمہ کیااور اس ملک کو ترقی اور پیشرفت کے راستے پر گامزن کر دیا جو پہلوی اور قاجار کے دور میں شدید تحقیر اور پسماندگی کا شکار تھا۔انقلاب اسلامی نے پہلے مرحلے پر ظالمانہ اور باعث ننگ وعار سلطنت کی جگہ عوامی حکومت (مردم سالاری) قائم کی اوریوں تمام جہتی اور حقیقی ترقی کے ضامن قومی ارادے کے عنصر کو ملکی انتظام وانصرام چلانے میں شامل کیا۔انقلاب اسلامی نے حالات وواقعات اور ایڈمنسٹریشن کے میدان کا اصلی کھلاڑی جوانوں کو قرار دیا۔انقلاب اسلامی نے پوری قوم کو جذبہ اور یقین (ہم کرسکتے ہیں) دلایا۔دشمنوں کی طرف سے پابندیوں کی برکت سے اندرونی صلاحیتوں پر انحصار سیکھا جو (دیگر) عظیم برکتوں کی بنیاد ہے۔

**۱۔استحکام،امن اور سرحدوں کی حفاظت**

انقلاب اسلامی نے ملکی سلامتی،استحکام،امن وامان اور دشمن کی طرف سے خطرات کی آماج گاہ سرحدوں کی حفاظت کو یقینی بنایا۔انقلاب اسلامی نے امریکہ ویورپ ومشرقی پشت پناہی کی حامل رژیم کو آٹھ سالہ جنگ میں شکست دے کر معجزہ رقم کر دیا۔

**۲۔علم وٹیکنالوجی میں ترقی اوربنیادی انفراسٹرکچر کی وسیع سطح پر فراہمی**

انقلاب اسلامی ملک میں علم وٹیکنالوجی کی ترقی اوربنیادی حیاتی، معاشی اور سول انفراسٹرکچر کی فراہمی کا باعث بنااور ہر آنے والے دن کے ساتھ انقلاب اسلامی کے نمایاں ثمرات میں اضافہ ہورہاہے۔ہزاروں علمی ادارے، تعمیرات،ٹرانسپورٹ،انڈسٹری، معدنیات، صحت، زراعت اور پانی وغیرہ کے ضروری منصوبے یونیورسٹیوں کے لاکھوں

---

[1] ۔پی،ایچ،ڈی،اسکالر

فارغ التحصل یا زیر تعلیم طالب علم، ملک بھر میں ہزاروں یونیورسٹیوں کا وجود، دسیوں بڑے منصوبے جیسے اٹامک انرجی کی انرجمنٹ، بنیادی خلیوں کی ایجاد، نینو ٹیکنالوجی، ٹیکنکل بیالوجی جیسے منصوبوں میں دنیا میں سرفہرست ہونے کے ساتھ ساتھ، تیل کے علاوہ دیگر مصنوعات کی برآمدات میں ساٹھ گنا اضافہ، انڈسٹری کے حجم میں دس گنا اضافہ، مصنوعات کی کوالٹی میں دس گنا اضافہ، اسمبلڈ انڈسٹری سے داخلی انڈسٹری کی جانب حرکت، انجینئرنگ کے مختلف شعبوں میں نمایاں ترقی جیسے دفاعی مصنوعات میں ترقی، میڈیکل کے حساس اوراہم شعبوں میں درخشش اور دنیا میں ان علوم کے مرجع کا مقام اور اس طرح دسیوں دوسری مثالیں، یہ سب اجتماعی احساس، کاوش اور جذبے کا نتیجہ ہے جو انقلاب اسلامی کی وجہ سے وجود میں آیا۔" انقلاب اسلامی سے پہلے ایران علم وٹیکنالوجی میں صفر تھا اور انڈسٹری میں اسمبلنگ اور علم میں ترجمہ کرنے کے علاوہ کوئی ہنر نہیں جانتا تھا۔

۳۔ ملکی امور میں شرکت

انقلاب اسلامی نے سیاسی مسائل جیسے انتخابات، داخلی فتنوں سے نبرد اور استکبار ستیزی جیسے دیگر قومی میدانوں میں عوامی شرکت کو اوج پر پہنچا دیا۔ انقلاب اسلامی نے سماجی مسائل میں عوامی مدد، خیر و نیکی کے کاموں میں انقلاب سے پہلے کی نسبت کئی گنا اضافہ کر دیا۔ انقلاب اسلامی کے بعد لوگ قدرتی آفات اور سماجی ضروریات کی کمی جیسے بحرانی حالات میں اپنے شوق سے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مدد کرتے ہیں۔

۴۔ عوام کی سیاسی بصیرت کا ارتقا

انقلاب اسلامی نے عوام کی سیاسی بصیرت اور بین الاقوامی مسائل کی نسبت ان کے نکتہ نظر کو حیرت انگیز طور پر تبدیل کر دیا۔ انقلاب اسلامی نے بین الاقوامی مسائل جیسے مغرب خصوصا امریکہ کے مظالم، مسئلہ فلسطین اور فلسطینی قوم پر تاریخی ظلم، جنگ طلبی اور سامراجی حکومتوں کی داخلی امور میں مداخلت اور اس جیسے دیگر موضوعات کے سیاسی تجزیہ و تحلیل کو غیروں پر انحصار کرنے والے گوشہ نشین نام نہاد روشن فکر طبقے کے تسلط سے نکال دیا۔ اس طرح کی روشن فکری تمام ممالک کی عوام کے درمیان اور زندگی زندگی کے ہر شعبے میں رواج پا گئی حتی یہ مسائل نوجوانوں اور نونہالوں کے لئے بھی قابل فہم ہو گئے۔

۵۔ قومی وسائل کی عادلانہ تقسیم اور شہری خدمات کی فراہمی

انقلاب اسلامی نے ملکی وسائل کی تقسیم میں عدالت کے ترازو کو مضبوط کر دیا۔ میری ملک میں عدالت کے قیام سے عدم رضایت کی دلیل یہ ہے کہ عدالت جیسا اعلیٰ اصول، نظام اسلامی جمہوریہ کے تاج کا بے مثال موتی ہونا چاہیے تھا جو کہ ابھی تک نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں لیا جانا چاہیے۔ کہ عدالت کے قیام کے لئے کوئی کام نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ بے عدالتی کے خلاف جدوجہد میں جتنی کامیابیاں ان چار عشروں میں ملی ہیں وہ ماضی کے ساتھ قابل موازنہ نہیں ہیں۔ طاغوتی رژیم کے زمانے میں ملکی درآمد اور خدمات کا بیشتر حصہ دارلحکومت میں بیٹھی اشرافیہ یا دوسرے شہروں میں موجود ان کے گماشتوں کے حصے میں آتا۔ دور دراز کے شہروں یا دیہاتوں میں بسنے والی عوام ملکی درآمد اور خدمات حاصل کرنے والی فہرست کے آخر میں قرار پاتے حتی کہ بہت سارے علاقے

بنیادی انفرسٹراکچر اور شہری خدمات سے محروم رہ جاتے اسلامی جمہوریہ قومی ثروت کی عادلانہ تقسیم اور شہری خدمات کی ملک کے گوشہ وکنار تک فراہمی میں دنیا کی کامیاب ترین حکومت شمار ہوتی ہے۔اسلامی جمہوریہ نے شہری خدمات اور ملکی ثروت کو شہروں میں بسنے والی اشرافیہ سے چھین کر غریب اور محروم عوام تک پہنچایاہے۔ سڑکوں کے جال بچھائے جانے ،گھر بنائے جانے، صنعتی اور زراعت کی اصلاح، بجلی اور پانی کی فراہمی، صحت اور تعلیم،ڈیمز اور بجلی گھر کی تعمیر اور ان جیسے دیگر عظیم منصوبوں کو ملک کے دور دراز علاقوں تک پہنچایا گیا، یہ چیزیں حقیقت میں قابل فخر ہیں۔

یہ سب کچھ مسئولین کی عدم رسائی کی تشہیر میں منعکس ہوئی ہیں،نہ اندرونی اور بیرونی بدخواہ عناصر نے ان کااعتراف کیاہے۔ لیکن یہ چیزیں موجود ہیں اور جہادی و مخلص مسئولین کے نامہ اعمال میں اور خداو خلق کے نزدیک حسنہ کے طور پر محفوظ ہیں۔البتہ جو عدالت اسلامی جمہوریہ کو علوی حکومت کاپیروبنا سکتی ہے اور جس عدالت کی اسلامی جمہوریہ سے توقع ہے وہ عدالت موجودہ سطح سے زیادہ ہے۔اس مطلوب عدالت کے نفاذ کے لئے ہماری امید آپ جوان ہیں کہ میں اس پر اگلے صفحات میں مزید بیان کروں گا۔

"اسلامی جمہوریہ قومی ثروت کی عادلانہ تقسیم اور شہری خدمات کی ملک کے گوشہ وکنار تک فراہمی میں دنیا کی کامیاب ترین حکومت شمار ہوتی ہے۔

۶۔معاشرے میں اخلاق وروحانیت کی ترویج

انقلاب اسلامی نے معاشرے میں روحانیت اور اخلاق کی ترویج میں نمایاں اضافہ کیاہے۔ حضرت امام خمینی رح نے انقلاب سے پہلے جدوجہد کے دوران اور انقلاب کی کامیابی کے بعد ہر چیز سے زیادہ اس بابرکت عنصر کی ترویج کی ہے۔ ملک کی سربراہی روحانی، عارف اور مادی آسائشوں سے پاک امام خمینی (رہ) کی ذات مبارکہ کے پاس چلی گئی کہ جس کی عوام کے ایمان کی جڑیں بہت مضبوط اور گہری تھیں۔اگرچہ پہلوی حکومت کے دور میں فساد اور بے بند وباری آزادی کی تشہیر نے اس معاشرے کے ایمان پر سخت چوٹ لگائی تھی اور مغربی اخلاق کی آلودگی عام آدمی خصوصا ملک کے جوانوں کی زندگیوں میں شامل ہوچکی تھی۔ لیکن اسلامی جمہوریہ کے دینی اور اخلاقی نکتہ نظر نے مستعد اور نورانی قلوب خصوصا جوانوں کو مجذوب کرلیااور ماحول دین واخلاق کے حق میں تبدیل ہوگیا۔ دفاع مقدس سمیت دیگر سخت میدانوں میں جوانوں کی جدوجہد، ذکر ودعا، بھائی چارے اور ایثار وقربانی کے ساتھ یکسو ہو گئی اور صدر اسلامی کی داستانیں سب کے سامنے تازہ اور نمایاں ہو گئیں۔ والدین اور زوجات نے دینی وظیفہ سمجھتے ہوئے جہاد کے مختلف محاذوں کی طرف لپکنے والے اپنے پیاروں سے خود کو جدا کیا اور جب ان کے خون میں لت پت پیکر سے روبرو ہوتے تو اپنی مصیبت کو شکر کے ساتھ برداشت کرتے۔ مساجد اور دینی اداروں میں بے مثال رونق نے جنم لیا۔اعتکاف کے لئے بیٹھنے والے ہزاروں مرد وزن ،طلبا اور اساتذہ کی قطار سے لیکر تعمیر وترقی کے رضاکارانہ ٹورز اور ہزاروں غداکار جوانوں کی قطار انقلاب اسلامی کی برکات میں سے ایک ہے۔ نماز، روزہ، حج، زیارت کے پیدل سفر اور متعدد دیگر دینی مناسبات، واجبات وصدقات ومستحبات کی رونق کئی گنا بڑھ گئی اور ہر آنے والے دن کے ساتھ اس رونق کی کیفیت میں اضافہ ہوتا جارہاہے۔ یہ سب تبدیلیاں اس وقت آئی ہیں جب مغرب اور اس

کے پیروکاروں میں اخلاق کے زوال اور مرد وزن کو فحاشی و بے حیائی کی طرف کھینچنے کے لئے ہر روز سنگین تشہیر کی وجہ سے دنیا کے اکثر حصوں میں اخلاق و روحانیت زوال کا شکار ہے۔ یہ فعال اور متحرک انقلاب اسلامی اور نظام اسلامی کا ایک اور معجزہ ہے۔

۷۔ دنیا کے خودسر، سینہ زور اور مستکبر حکمرانوں کے سامنے استقامت میں اضافہ :

دنیا کے خود سر، سینہ زور اور مستکبر حکمرانوں خصوصا جہاں خور اور جنایت کار امریکہ کے سامنے باعظمت، پرشکوہ اور قابل فخر استقامت ہر آنے والے دن کے ساتھ نمایاں ہوتی گئی۔ ان چالیس سالوں میں دشمن کے سامنے تسلیم خم نہ کرنا، انقلاب اور انقلاب کی عظمت وہیبت الہی کی حفاظت اور صیانت اور مستکبر و متکبر حکومتوں کے سامنے سر اٹھا کر چلنا، انقلاب کے فرزندوں اور اس سرزمین کے جوانوں کی جانی پہچانی خصوصیت رہی ہے۔ جتنا راستہ اب تک ہم نے طے کیا ہے وہ انقلاب اسلامی کے بلند اہداف کی طرف سفر کا صرف ایک حصہ ہے۔ اس راستے کا بقیہ حصہ جو کہ قوی گمان ہے پہلے جیسی دشواریوں کا حامل نہیں ہوگا۔ آپ جوانوں کی ہمت، عمل، ہوشیاری اور خلاقیت سے جلد سے جلد طے ہونا چاہیے۔ دنیا کی دوسروں پر انحصار کرنے والی وہ طاقتیں جو ہمیشہ دوسرے ممالک کے عدم استحکام، مداخلت اور ان کے حیات بخش وسائل کو پائمال کرنے میں اپنی زندگی تلاش کرتی ہیں، اسلامی اور انقلابی ایران کے سامنے اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے نظر آتی ہیں۔ ایرانی قوم نے انقلاب اسلامی کے زندگی بخش ماحول میں پہلے امریکہ کے دست نگر اور قوم وملت کے ساتھ خیانت کرنے والے عناصر کو ملک سے نکالا اور پھر دنیا کی سامراجی طاقتوں کے دوبارہ ایران پر تسلط کے سامنے بند باندھ دیا۔'

## چالیس سالہ انقلاب اور دوسرا عظیم مرحلہ

میرے عزیز جوانوں! یہ گذشتہ چالیس سال کی روئیداد میں سے چند مختصر ابواب ہیں۔ خداوند متعال کی توفیق اور نصرت سے آپ اس عظیم، مستحکم اور درخشاں انقلاب کے دوسرے مرحلے کا آغاز کیجئے۔

اگر اس چالیس سالہ تاریخ کے بعض گوشوں میں انقلاب کے نعروں کی طرف عدم توجہ اور انقلابی تحریکوں سے غفلت نہ برتی جاتی تو انقلاب اسلامی کی برکات اس سے کئی گنا زیادہ ہوتی اور بہت ساری موجودہ مشکلات نہ ہوتیں۔

چالیس سالہ کوشش کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ آزاد، خودمختار، طاقت ور، باوقار، متدین، علم کے میدان میں ترقی یافتہ، قیمتی تجربات کے عظیم ذخیرے کا حامل، مطمئن اور امیدوار، خطے میں اثر ورسوخ کا حامل اور بین الاقوامی مسائل میں مضبوط منطق کا حامل، علمی ترقی میں ریکارڈ شکن، اہم علوم اور ٹیکنالوجی جیسے اٹامک انرجی، بنیادی انسانی خلیے، نینو اور ائرو سپیس جیسے شعبوں میں ترقی کا حامل، سماجی خدمات کے وسیع نیٹ ورک، کارآمد ترین جوان افرادی قوت اور اس جیسی دیگر دسیوں قابل فخر خصوصیات کا حامل ملک اور قوم۔ یہ تمام خصوصیات انقلاب اور انقلابی وجہادی تفکر وسمت دہی کی وجہ سے ہیں۔ اور جان لیں کہ اگر اس چالیس سالہ تاریخ کے بعض گوشوں میں انقلاب کے نعروں کی طرف عدم توجہ اور انقلابی تحریکوں سے غفلت نہ برتی جاتی تو انقلاب اسلامی کی برکات اس سے کئی گنا زیادہ ہوتیں اور ملک عظیم اہداف کی طرف حرکت میں موجود مقام سے بہت آگے ہوتا اور بہت ساری موجودہ مشکلات نہ ہوتیں۔

انقلاب اسلامی کا اقتدار، چیلنجز کی تبدیلی اور مستکبرین کی شکست :

آج کاایران نیز انقلاب کے ابتدائی دور کی طرح مستکبروں کی سازشوں سے روبرو ہے لیکن ایک بامعنی فرق کے ساتھ۔ اگر اس دن ایران کو امریکہ کے گماشتوں کے ہاتھ کاٹنے، تہران میں قائم صیہونی سفارت خانے کو بند کئے جانے اور تہران میں قائم امریکی سفارت خانے (جاسوسی اڈے) کو بند کئے جانے کا چیلنجز درپیش تھا تو آج امریکہ کو ایک غاصب صیہونی ریاست اسرائیل کی سرحدوں پر موجود ایک طاقتور ایران کا چیلنج درپیش ہے۔ آج امریکہ کو خطے میں اپنے ناجائز تسلط کی بساط لپٹنے کا چیلنج درپیش ہے۔ آج امریکہ کو فلسطینی مجاہدوں کے جہاد کی اسلامی جمہوریہ کے ذریعے مدد کا چیلنج درپیش ہے۔ آج امریکہ کو خطے میں ایران کے حمایت یافتہ مزاحمتی پرچم کو سربلند رکھنے والے حزب اللہ اور دیگر مزاحمتی گروہوں کو چیلنج درپیش ہے۔ اگر انقلاب کے ابتدائی دنوں میں امریکہ کو ایران کی جانب سے معمولی اسلحے کی خریداری کو روکنے کا چیلنج درپیش تھا تو آج امریکہ کو ایران کی طرف سے مزاحمتی تحریکوں کو جدید ترین اسلحہ اور ٹیکنالوجی کی فراہمی کا راستہ روکنے کا چیلنج درپیش ہے۔ اگر انقلاب کے ابتدائی دنوں میں امریکہ یہ گمان کرتا تھا کہ چند خود فروشوں یا چند ہیلی کاپٹروں، جنگی جہازوں سے نظام اسلامی اور ایرانی قوم پر غلبہ پالے گا تو آج سیاسی اور عسکری میدان میں اسلامی جمہوریہ کا مقابلہ کرنے کے لئے دسیوں دشمن یا مرعوب حکومتوں کے ایک بڑے اتحاد کا محتاج ہے۔ انشاء اللہ اس بار بھی آمنا سامنا ہونے پر شکست امریکہ کا مقدر بنے گی۔ انقلاب اسلامی کی برکت سے ایران دنیا کی نظروں میں قابل احترام مقام رکھتا ہے۔ ایران نے بنیادی مسائل کے دشوار ترین موڑ عبور کر لئے ہیں۔

ترقی یافتہ اسلامی نظام کی تشکیل میں جوانوں کا مرکزی کردار

لیکن اب تک طے ہونے والا راستہ انقلاب اسلامی کے عظیم اہداف کی جانب جانے والے قابل فخر راستے کا صرف ایک حصہ ہے۔ اس راستے کا بقیہ حصہ جو کہ قوی گمان ہے پہلے جیسی دشواریوں کا حامل نہیں ہوگا آپ جوانوں کی ہمت، عمل، ہوشیاری اور خلاقیت سے جلد سے جلد طے ہونا چاہیے۔ جوان منتظمین، کاریگر، دانشور، سماجی کارکن، تمام سیاسی، معاشی، ثقافتی اور بین الاقوامی میدانوں نیز دین و اخلاق و روحانیت اور عدالت کے میدان میں اپنے کندھوں پر ذمہ داریاں اٹھائیں۔ ماضی کے تجربات اور عبرتوں سے سبق حاصل کریں۔ انقلابی سوچ، جذبے اور جہادی عمل کو بروئے کار لائیں اور اسلامی ایران کو ایک ترقی یافتہ اور مکمل اسلامی نظام کا نمونہ بنائیں۔

باصلاحیت، کارآمد اور ایمانی و دینی بنیادوں کی حامل انسانی قوت ملک کی امید افزا صلاحیت:

مستقبل کے معمار یہ اہم بات ضرور مد نظر رکھیں کہ وہ ایک ایسے ملک میں زندگی گزار رہے ہیں جو قدرتی ذخائر اور انسانی صلاحیتوں میں بے مثال ہے۔ ذمہ دار افراد نے اب تک ان صلاحیتوں کو استعمال کیا یا ان سے بہت کم مستفید ہوا گیا ہے۔ بلند ہمتی اور جوان و انقلابی انگیزہ ان صلاحیتوں کو فعال بنائے گا اور ملک کی مادی و روحانی ترقی میں حقیقی معنوں میں تبدیلی آئے گی۔

گہری دینی و ایمانی بنیادوں کی حامل اور کارآمد افرادی قوت ملک کی سب سے اہم اور امید بخش صلاحیت ہے۔ ۴۰ سال سے کم عمر جوان افرادی قوت کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ تین کروڑ اور ساٹھ لاکھ نفوس ۱۵ سال سے ۴۰ سال کے درمیان ہیں۔ ایک کروڑ چالیس لاکھ افراد اعلی

تعلیم یافتہ ہیں جو دنیامیں اعلی تعلیم یافتہ افراد کے حامل ممالک کی فہرست میں دوسرے نمبر پر ہے۔جوانوں کی ایک بڑی تعداد انقلابی جذبے کے ساتھ پروان چڑھی اور ملک کے لئے خدمات سرانجام دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔اس کے علاوہ ہزاروں ایسے جوان دانشور اور سائنسدان ہیں کہ جو علمی، ثقافتی،اور انڈسٹریل ایجادات میں مصروف عمل ہیں۔یہ سب چیزیں عظیم ملکی سرمایہ ہے جس کا کسی بھی مادی سرمایے کے ساتھ موازنہ نہیں کیاجاسکتا۔

ملک کی مادی صلاحیتوں کی طویل فہرست

ان کے علاوہ ملک کی مادی صلاحیتوں کی نیزایک طویل فہرست بنتی ہے۔کارآمد، باانگیزہ اور بابصیرت منتظمین ان صلاحیتوں کو استعمال میں لاکر ملکی برآمدات کے حجم میں نمایاں اضافہ کرسکتے ہیں جس سے ملک مزید امیر ہوگا اور حقیقی معنوں میں بے نیازی، خوداعتمادی اور موجودہ مشکلات سے نجات حاصل ہوگی۔ایران کی آبادی دنیا کی کل آبادی کاایک فیصد جبکہ ایران کے پاس موجود قدرتی ذخائر دنیاکے کل ذخائر کاسات فیصد ہے۔زیرزمین موجود عظیم ذخائر کےعلاوہ ایران جغرافیائی لحاظ سے مشرق ومغرب اور شمال وجنوب کے سنگم پر واقع ہے۔ایران عظیم قومی منڈی ہونے کے ساتھ ساتھ خطے کی سب سے بڑی منڈی بھی ہے۔ایران کے ۱۵ہمسایے ہیں جن کی مجموعی آبادی ۶۰ کروڑ نفوس بنتی ہے۔ایران کے پاس ساحل ہیں۔ایران کی زمینیں زرخیز ہیں جن میں متنوع زرعی مصنوعات اگتی ہیں۔ایران دنیا کی ایک بڑی اور متنوع معیشت ہے۔یہ سب کچھ ملکی صلاحیتوں کاایک حصہ ہے۔بہت ساری ملکی صلاحیتیں بھی استعمال میں نہیں لائی گئیں۔کہاجاتا ہے کہ ایران استعمال نہ کئے گئے قدرتی ذخائر کے حوالے سے دنیامیں پہلے نمبر پر ہے۔انشاء اللہ آپ مومن اور کوشش کرنے والے جوان اس بڑے عیب کو برطرف کریں گے۔انقلاب کے دوسرے مرحلے میں ماضی میں قابل استعمال بنائی جانے والی صلاحیتوں اور بروئے کارلائے جانے والے قدرتی ذخائر اور اسی طرح بروئے کارنہ لائے جانے والے ذخائر وصلاحیتوں پر نظرثانی کامرحلہ ہوناچاہیے اور اس مرحلے میں ملکی معیشت اور قومی پیداوار کے شعبے کومزید ترقی کرنی چاہئے۔"ایران ناقابل استعمال صلاحیتوں اور قدرتی ذخائز کے حوالے سے دنیامیں پہلے نمبر پرہے۔انشاءاللہ آپ باایمان اور جدوجہد کرنے والے جوان اس بڑے عیب کو برطرف کریں گے۔"

دوسرامرحلہ اس کے مختلف ابواب اورچندبنیادی نصیحتیں:

اب میں آپ عزیز فرزندوں کوچند ابواب کی نصیحت کرناچاہوں گا۔یہ ابواب علم وتحقیق،روحانیت واخلاق،معیشت،عدالت اور کرپشن کے خلاف جہاد،خودمختاری وآزادی، قومی وقار اور بین الاقوامی روابط ،دشمن کے ساتھ حد بندی اور طرززندگی جیسے موضوعات سے عبارت ہیں۔

لیکن سب سے پہلے میں آپ کو مستقبل کے بارے میں امیدوار اور خوش بین رہنے کی نصیحت کرتاہوں۔تمام تالوں کی چابی اس کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھایاجاسکتا۔میں جوکچھ کہہ رہاہوں وہ ایک سچی امیداور نظرآنے والے حقیقت کی بنیادپر ہے۔میں نے ہمیشہ جھوٹی اورفریب پر مبنی امید سے اجتناب کیا ہے۔لیکن میں خوداور دوسروں کوہمیشہ غیر ضروری ناامیدی اور جھوٹے ڈر سے متنبہ

کرتا رہا اور اب بھی متنبہ کر رہا ہوں۔ گذشتہ چالیس سالوں کے دوران (اور اب) دشمن کی تشہیراتی اور ذرائع ابلاغ کی پالیسی یہی رہی ہے کہ ہماری عوام حتی مسئولین کو مستقبل کے بارے میں ناامید کیا جائے۔ جھوٹی خبریں، تعصب پر مبنی تجزیے و تحلیل، حقیقت کو توڑ موڑ کر پیش کیا جانا، امید دلانے والی چیزوں کو چھپانا، چھوٹے عیب کو بڑا کرکے پیش کرنا اور نیکیوں کا چھوٹا کرکے دکھانا یا ان پر پردہ ڈالنا، قوم کے دشمنوں کے ہزاروں ٹیلی وژن اور ریڈیو چینلز کا روز کا معمول ہے۔ اس حوالے سے دشمن کے کچھ آلہ کار ملک کے اندر بھی دیکھے جاسکتے ہیں جو آزادی کا غلط فائدہ اٹھاتے اور دشمن کی خدمت بجالاتے ہیں۔ تشہیراتی محاصرہ توڑنے کے لئے آپ جوان پیش قدم بنیں۔ اپنے اور دوسروں کے اندر امید کا پودا لگائیں۔ خوف اور ناامیدی کو اپنے اور دوسروں سے دور کیجئے۔ یہ آپ کا پہلا اور بنیادی ترین جہاد ہے۔ امید کی نشانیاں کہ جن میں سے بعض کی طرف اشارہ کیا ہے آپ کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ انقلاب کی نمو، انقلاب کی ریزش سے بہت زیادہ ہے۔ امانت دار اور خدمت گزار لوگوں کی تعداد خیانت کاروں اور مفسدین چوروں سے بہت زیادہ ہے۔ دنیا ایرانی جوانوں کی استقامت اور خلاقیت کو عزت واحترام کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اپنی قدر جانتے ہوئے مستقبل کی طرف قدم بڑھائیں اور حماسہ رقم کریں۔

"اپنے اور دوسروں کے اندر امید کا پودا لگائیں۔ خوف و ناامیدی کو اپنے اور دوسروں سے دور کریں۔ یہ آپ کا پہلا اور بنیادی ترین جہاد ہے۔"

**ا۔ علم و تحقیق:**

کسی بھی ملک کی عزت اور طاقت کا واضح ترین ذریعہ علم ہے۔ دوسری دانائی بھی ایک صلاحیت ہے۔ مغربی دنیا نے اپنے علم کی وجہ سے دوسوسالہ ثروت، اثر ورسوخ اور طاقت حاصل کی ہے۔

مغرب نے علم کی بدولت اپنی اخلاقی اور عقیدتی بنیادوں کی کمزوری کے باوجود علمی پسماندگی کے شکار ممالک پر اپنا طرز زندگی مسلط کیا اور ان کی سیاست و معیشت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے رکھی ہے۔ ہم مغرب کی طرح علم کے غلط استعمال کی بات نہیں کرتے لیکن ہمیشہ ملکی ضرورت کے پیش نظر اپنے اندر علم ودانش کے چشمے جاری کرنے کی تاکید کرتے آئے ہیں۔ الحمد للہ ہماری قوم کی علمی صلاحیت دنیا کی متوسط حد سے زیادہ ہے۔ تقریبا دو عشروں سے ملک میں علمی بیداری کا آغاز ہو چکا ہے اور بین الاقوامی علمی ناظرین کے لئے حیرت انگیز رفتار یعنی ہم دنیا کی متوسط علمی ترقی کی رفتار سے گیارہ گنا زیادہ رفتار سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ علم و ٹیکنالوجی کے میدان میں ملنے والی کامیابیوں نے ہمیں دنیا کے دوسو ممالک میں سے سولہویں نمبر پر پہنچا دیا ہے جو بین الاقوامی علمی ناظرین کے لئے حیرت انگیز چیز ہے اور علمی ترقی کی اس رفتار نے ہمیں بعض حساس اور جدید علمی شعبوں میں دنیا میں سرفہرست بنادیا ہے۔ یہ سب کامیابیاں اس وقت ملی ہیں کہ جب ہم پر، مالیاتی اور علمی پابندیاں لگی ہوئی تھیں اور یہ ایک عظیم نعمت ہے کہ جس کے ء لئے دن رات خداوند متعال کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

لیکن جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اب تک طے شدہ راستہ صرف ایک آغاز سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ہم ابھی دنیا کی علمی چوٹیوں سے بہت پیچھے ہیں۔ علمی چوٹیوں کو سر کیا جانا چاہیے۔اہم ترین شعبوں میں موجود علمی سرحدوں کو عبور کیا جانا چاہیے۔ہم ابھی اس مرحلے سے بہت پیچھے ہیں۔ ہم نے صفر سے کام کا آغاز کیا تھا۔ پہلوی اور قاجار سلطنتوں کے دور میں جب دنیا میں علمی دوڑ ابھی شروع ہوئی تھی اس دور میں ہماری شرم آور علمی پسماندگی نے ہمیں بہت نقصان پہنچایا اور ہم اس تیز رفتار علمی کاروان سے بہت پیچھے رہ گئے۔ ہم نے اب اس دوڑ کا آغاز کیا ہے اور بہت تیزی کے ساتھ آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں لیکن اس تیز رفتاری کو کئی سال اسی رفتار سے جاری رہنا ہوگا تاکہ پسماندگی کی تلافی ہوسکے۔میں ہمیشہ یونیورسٹی، ریسرچ اداروں اوران کے محققین و محصلین کو اس بارے میں سنجیدہ اور قاطع پیغام اور وارننگ دیتا آیا ہوں۔اب میرا آپ جوانوں سے یہ مطالبہ ہے کہ اس راستے کے بارے یں احساس مسئولیت کریں اور اسے ایک جہاد کے طور پر اختیار کریں۔ملک میں ایک علمی انقلاب کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے اور اس انقلاب نے ایٹمی سائنسدانوں کی شکل میں شہید بھی دیئے ہیں۔آپ کے علمی جہاد سے خائف کینہ پرور دشمن کو شکست سے دوچار کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔

"آپ کے علمی جہاد سے خائف کینہ پرور دشمن کو شکست سے دوچار کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں"

### ۲۔روحانیت واخلاق

روحانیت سے مراد اخلاص، ایثار، توکل اور ایمان جیسی روحانی اقدار کو اپنے اور معاشرے کے اندر نمایاں کرنا ہے اور اخلاق سے مراد خیر طلبی، عفو در گزر، ضرورت مندوں کی مدد، سچائی، شجاعت، انکساری، اعتماد بہ نفس اور دیگر نیک اخلاقی فضیلتیں ہے۔روحانیت اور اخلاق انفرادی اور سماجی تحریکوں کی سمت کا تعین کرتے اور معاشرے کی بنیادی ضرورت ہیں۔ معاشرے میں روحانیت اور اخلاق کی موجودگی مادی وسائل کی کمی کے باوجود معاشرے کو جنت بنا سکتی ہے جبکہ روحانیت اور اخلاق کی عدم موجودگی تمام تر مادی وسائل کے باوجود معاشرے کو جہنم بنا دیتی ہے۔

معاشرے میں روحانی شعور اور اخلاقی وجدان جس قدر زیادہ ہوگا برکت بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔اس کے لئے جدوجہد اور انتھک کوشش کی ضرورت ہے، روحانیت اور اخلاق کی ترویج کوشش اور جدوجہد حکومتوں کے تعاون کے بغیر چنداں موثر نہیں ہوتی، اگرچہ روحانیت اور اخلاق حکم اور فرمان سے وجود میں نہیں آتے، پس حکومتیں اپنی طاقت کے بل بوتے پر اخلاق اور روحانیت کو ایجاد نہیں کر سکتے۔ لیکن پہلے خود اخلاقی اور روحانی کردار اپنائیں اور پھر اخلاق و روحانیت کی معاشرے میں ترویج کا زمینہ فراہم کریں اور اس عنوان سے سماجی اداروں کو راستہ دیں اور ان کی مدد کریں۔اخلاق اور روحانیت مخالف عناصر کا معقول انداز میں مقابلہ کریں۔خلاصہ یہ کہ حکومتیں چند جہنمی افراد کو اجازت نہ دیں کہ وہ طاقت اور فریب کے سہارے پوری قوم کو جہنمی بنا دیں۔

"حکومتیں چند جہنمی افراد کو اجازت نہ دیں کہ وہ طاقت اور فریب کے سہارے پوری قوم کو جہنمی بنا دیں۔"

ذرائع ابلاغ کے جدید ترین اور وسیع ٹولز نے اخلاق وروحانیت مخالف عناصر کے لئے خطرناک مواقع ایجاد کردیئے ہیں اور اس وقت ان ٹولز کو استعمال کرتے ہوئے دشمن کی پاک وپاکیزہ جوانوں اور نوجوانوں کے دلوں پر یلغار دیکھی جا سکتی ہے۔اس عنوان سے ذمہ دار حکومتی اداروں کی ذمہ داری بہت سنگین ہے۔ذمہ دار اداروں کو بابصیرت اور ہوشمندی سے اس یلغار کا مقابلہ کرنا چاہیے۔لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ غیر حکومتی افراد اور سماجی اداروں کی اس حوالے سے کوئی ذمہ داری نہیں بنتی۔ مستقبل میں اس عنوان سے طویل المدت اور مختصر مدت کے جامع منصوبوں کی تیاری اور نفاذ کی ضرورت ہے۔ان شاء اللہ۔

**۳۔ معیشت:**

معیشت ایک بنیادی اور تعین کنند و عنصر ہے۔ مضبوط معیشت تسلط ناپذیری اور نفوذ ناپذیری کے لیے ایک مثبت اور اہم عنصر ہے۔ کمزور معیشت دشمن کی مداخلت نفوو اور تسلط کا راستہ فراہم کرتی ہے۔ فقر اور ثروت انسان کی مادیت اور روحانیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔اگرچہ معیشت اسلامی معاشرے کا ہدف نہیں ہے لیکن ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے بغیر اہداف تک نہیں پہنچا جا سکتا۔ معیشت کی مضبوطی اور خود مختاری کہ جو باکیفیت اور وسیع پیداوار، عادلانہ تقسیم، ضرورت کے مطابق استعمال اور اسراف سے اجتناب اور عاقلانہ مینجمنٹ پر مبنی ہے کے بارے میری تاکید و تکرار کی بنیادی وجہ معیشت کے آج اور کل کی معاشرتی زندگی پر اثرات ہیں۔

"کمزور حکمت عملی نے ملکی معیشت کو داخلی اور بیرونی چیلنجز سے دوچار کردیا ہے۔"

انقلاب اسلامی نے ہمیں کمزور اور طاغوت کے دور کی فاسد و دوسروں پر انحصار کرنے والی معیشت سے نجات کا راستہ دکھایا ہے۔ لیکن کمزور حکمت عملی کی وجہ سے ہماری معیشت اندرونی اور بیرونی چیلنجز کی شکار ہے۔ بیرونی چیلنج، پابندیاں اور دشمن کے وسوسے ہیں۔ اندرونی مشکلات حل کرکے اس چیلنج کا اثر کم یا حتی ختم کیا جا سکتا ہے جبکہ اندرونی چیلنجز سے مراد نظام معیشت کے انفراسٹرکچر کے نواقص اور انتظامی کمزوریاں ہے۔

معیشت کے اہم ترین نقائص، معیشت کا تیل پر انحصار، معیشت کے بعض ان حصوں کا حکومتی کنٹرول میں ہونا جو حکومتی وظائف میں نہیں آتے۔ واخلی صلاحیتوں سے پہلو تہی اور غیر ملکی چیزوں پر نظر، ملکی افرادی قوت کا کم استعمال، ناقص اور نامتوازن بجٹ، معاشی حکمت عملی کے اجرا میں عدم تسلسل، ترجیحات پر عدم توجہ اور بعض حکومتی شعبوں میں غیر ضروری اور اضافی حتی اسراف پر مبنی اخراجات۔ ان چیزوں کا نتیجہ عام آدمی کی زندگی میں مشکلات، بے روزگاری اور کمزور و کم آمدن والے طبقات کی غربت کی صورت میں نکلتا ہے۔

ان مشکلات کا راہ عمل مزاحمتی معیشت کی حکمت عملی کے اجرا میں ہے۔ تمام سرکاری اداروں اور شعبوں میں مزاحمتی معیشت کی حکمت عملی کے جامع منصوبہ جات تیار ہونے اور احساس مسئولیت وطاقت اور توجہ کے ساتھ ان پر عملدرآمد ہونا چاہئے۔ معیشت کو اندرونی رشد اور علمی بنیادوں پر استوار ہونا چاہئے، معیشت کو حکومتی تکیہ گاہ بنانے کی بجائے عوامی کیا جانا اور مذکورہ بالا صلاحیتوں کو بروئے

کار لانا چاہیے۔ یوں معاشی مشکلات کا ایک بڑا حصہ حل ہو جائے گا۔ بلا شبہ حکومت کے اندر جوان، وانا، مومن اور معاشی علوم پر مسلط ایک گروہ ان اہداف کو حاصل کر لے گا۔ مستقبل کا دور اس طرح کی فعالیت کا میدان قرار پانا چاہئے۔

"اگر کوئی یہ گمان کرے کہ معاشی مشکلات صرف پابندیوں کی وجہ سے ہیں اور ان پابندیوں کی وجہ استکبار مخالف جد و جہد اور دشمن کے سامنے سر تسلیم خم نہ ہونا ہے، پس ان مشکلات کا واحد حل دشمن کے سامنے گھٹنے ٹیک دینا اور بھیڑیے کے ہاتھوں پر بیعت کر لینا ہے تو اس کی یہ غلطی نا قابل معافی ہے"

ملک بھر کے جوان جان لیں کہ معیشت کے تمام راہ حل ملک کے اندر ہی موجود ہیں۔ اگر کوئی یہ گمان کرے کہ معاشی مشکلات صرف پابندیوں کی وجہ سے ہیں اور ان پابندیوں کی وجہ اختیار مخالف جد و جہد اور دشمن کے سامنے سر تسلیم خم نہ ہونا ہے، پس ان مشکلات کا واحد حل دشمن کے سامنے گھٹنے ٹیک دینا اور بھیڑیے کے ہاتھوں پر بات کر لینا ہے تو اس کی یہ غلطی نا قابل معافی ہے۔ یہ تحلیل سراسر غلط ہے۔ اگرچہ بعض اوقات کچھ غفلت کے شکار داخلی عناصر کی زبان اور قلم سے بیان ہوتی رہتی ہے لیکن اس فکر کی بنیاد فکر اور سازش کے بین الاقوامی ڈیسک ہیں اور یہ فکر داخلی فیصلہ سازوں کی زبان سے رائے عامہ میں منتقل ہوتی ہے۔

**۴۔ عدل وانصاف کا قیام اور کرپشن سے مقابلہ:**

عدل وانصاف کا قیام اور کرپشن کے خلاف جد و جہد یہ ایک دوسرے کے لیے لازم اور ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ معاشی، اخلاقی اور سیاسی کرپشن اور ملک و نظام کے گندے لوگ اگر حکومتی ڈھانچے میں داخل ہو جائیں تو اس نظام کے وجود اور جواز کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے اور اگر یہ عناصر اسلامی جمہوریہ جیسے نظاموں کہ جنہیں رائج مشروعیت اور سماجی مقبولیت سے بہت زیادہ اور بنیادی ترین مشروعیت اور حمایت درکار ہوتی ہے کے لیے دوسرے نظام سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ مال، جاہ طلبی اور اقتدار کے وسوسے نے حتی تاریخ کی اعلی ترین حکومتوں یعنی حضرت علی (ع) کی حکومت میں بھی بعض کے پاوں لرزا دیئے تھے۔ پس اسلامی جمہوریہ کے منتظمین و مسئولین کہ جو کبھی انقلابی تقوی اور سادہ زیستی کی مثال تھے کے لیے بھی اس چیز کا خطرہ بعید نہیں ہے۔ اور یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ کارآمد ادارے تینوں ریاستی اداروں یعنی انتظامیہ، مقننہ اور عدلیہ میں تیز بینی اور قاطع عمل کے ساتھ حاضر ہیں اور کرپشن کے ساتھ مقابلہ کریں خصوصاً حکومتی اداروں کے اندر۔

"اقتصادی طہارت تمام حکومتی مناصب کی مشروعیت کی شرط ہے"

البتہ حکومتی عہدیداروں کی کرپشن کے عنوان سے اسلامی جمہوریہ دیگر تمام ممالک اور بالخصوص رژیم طاغوت جو کہ سر سے پاوں تک کرپشن میں دھنسی تھی سے کافی بہتر ہے۔ اور الحمد للہ اس نظام کے اکثر ذمہ دار سالم ہیں، لیکن جتنی ہے وہ بھی نا قابل قبول ہے۔ سب جان لیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے تمام حکومتی مناصب کے لیے اقتصادی طہارت شرط مشروعیت ہے۔ سب شیطان حریص سے ڈریں اور لقمہ حرام سے بچیں اور اس عنوان سے خداوند متعال سے مدد طلب کریں اور نظارتی اور حکومتی ادارے اس حوالے سے قاطع اور حساس رہیں، فساد کا نطفہ ایجاد نہ ہونے دیں اور اس کی افزائش کا مقابلہ کریں۔ کرپشن کے خلاف جد و جہد میں باایمان، انتھک،

پاک طینت انسانوں، پاکیزہ ہاتھوں اور نورانی قلوب کی ضرورت ہے۔ اسلامی جمہوریہ کی عدل وانصاف کے قیام کی کثیر الجہتی جدو جہد کے راستے میں ایک موثر کردار اس جدو جہد کا ہے۔

"حکومتی اور نظارتی ادارے اپنی قاطعیت اور حساسیت سے کرپشن کے نظفے کی ایجاد اور رشد میں مانع ہوں"

عدل وانصاف کا قیام تمام الٰہی بعثتوں کے اہداف میں سر فہرست رہا ہے اور اسلامی جمہوریہ میں بھی اسی شان و منزلت کا حامل ہے۔ یہ تمام سرزمینوں اور تمام ادوار میں کلمہ مقدس کی حیثیت رکھتا ہے اور حضرت ولی عصر (ارواحنا فداہ) کی حکومت کے علاوہ مکمل طور پر کہیں بھی حاصل نہیں ہوسکے گا لیکن اس کا نسبی حصول ہر جگہ اور ہر وقت ممکن ہے اور ہم سب بالخصوص حاکموں اور اہل اقتدار کا فرض ہے۔ اسلامی جمہوریہ نے اس راستے میں کافی کامیابیاں حاصل کی ہیں کہ جن کی طرف مختصر اشارہ ہو چکا ہے، لیکن اس کی وضاحت اور تشریح کے لیے مزید کام ہونا چاہئے اور نظام کے غرق ہونے یا کم سے کم سکوت اور مخفی سازی جو کہ اس وقت انقلاب کے دشمنوں کا منصوبہ ہے کو خنثیٰ کیا جاسکے۔

ان تمام چیزوں کے باوجود میں ان تمام عزیز جوانوں کہ ملک کا مستقبل جن کے انتظار میں ہے کو واضح طور پر یہ کہنا چاہوں گا کہ جو کچھ اب تک انجام پایا ہے اور جو کچھ ہونا چاہئے کہ درمیان ابھی بہت فاصلہ ہے۔ اسلامی جمہوریہ میں مسئولین کے دل عوام کی محرومیوں کے ازالے کے لیے بے چین ہونے چاہیے اور گہری طبقاتی تقسیم سے ڈریں۔ اسلامی جمہوریہ میں ثروت کا حصول نہ فقط جرم نہیں ہے بلکہ قابل تشویق بھی ہے لیکن عوامی وسائل کی تقسیم میں تفریق اور خواص کی طرف سے اموال خوری اور معاشی فریب کاروں کے لیے میدان کھلا چھوڑ دینا جو کہ بے عدالتی پر منتہی ہوتا ہے سختی سے منع ہے۔ اسی طرح مدد کے محتاج کمزور طبقات سے غفلت کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے۔ یہ باتیں پالیسیوں اور قوانین میں کئی بار تکرار ہوئی ہیں لیکن ان کے مناسب نفاذ کے لیے امید کا محور آپ جوان ہیں۔ اگر ملک کے مختلف اداروں کی باگ ڈور مومن، انقلابی، دانا اور کارآمد جوانوں کو سونپ دی جائے تو یہ امید بر آئے گی انشااللہ۔

اسلامی جمہوریہ میں مسئولین کے دل عوام کی محرومیوں کے ازالے کے لیے بے چین ہونے چاہئے اور گہری طبقاتی تقسیم سے ڈریں۔ عوامی وسائل کی تقسیم میں تفریق اور اور خواص کی طرف سے اموال خوری اور معاشی فریب کاروں کے لیے میدان کھلا چھوڑ دینا سختی سے ممنوع ہے۔

### ۵۔ خود مختاری اور آزادی قومی

خود مختاری سے مراد قوم وحکومت کی دنیا کی تمام طاقتوں کی ڈکٹیشن اور سینہ زوری سے نجات ہے۔ اور سماجی آزادی سے مراد فیصلہ سازی، عمل اور سوچ کے حق کا معاشرے کے تمام افراد کے لیے قائل ہونا ہے۔ یہ دونوں چیزیں اسلامی اقدار کا حصہ ہیں۔ یہ دونوں چیزیں اللہ کا انسانوں پر احسان ہے اور ان میں سے کسی چیز میں حکومت کو عوام پر برتری حاصل نہیں ہے۔ حکومتیں ان دونوں چیزوں کی فراہمی کی ذمہ دار ہیں۔ آزادی اور خود مختاری کی اہمیت وہ بہتر جانتے ہیں جنہوں نے یہ چیزیں میں لڑ کر حاصل کی ہیں۔ ایرانی قوم اپنی پالیس سالہ جدو جہد کے ساتھ اس فہرست میں شامل ہے۔ ایران کی موجودہ آزادی اور خود مختاری ہزاروں، شجاع، اعلی اور فداکار انسانوں کے خون کی بدولت ہے۔ یہ سب لوگ غالبا جوان تھے لیکن انسانیت کے اعلی ترین مقام پر فائز

تھے۔ انقلاب کے شجرہ طیبہ کے اس ثمر کو سادہ لوحی بلکہ بعض اوقات متعصبانہ تاویلوں اور توجیہات سے خطرے میں نہیں ڈالا جاسکتا۔ تمام لوگ خصوصا اسلامی جمہوریہ کی حکومت اپنے تمام وجود کے ساتھ ان دو کی حفاظت اور پاسداری پر مامور ہیں۔ بہت واضح ہے کہ خود مختاری کو سیاست اور معیشت کو ملکی سرحدوں کے اندر محصور کرنے کے معنوں میں نہیں لیا جانا چاہئے اور اسی طرح آزادی کو اخلاق، قانون، الٰہی اقدار اور عوامی حقوق کے مقابلے میں بیان نہیں کیا جانا چاہیے۔

**٦۔ قومی وقار، بین الاقوامی تعلقات اور دشمن کے ساتھ حد بندی:**

تین عناصر (عزت، حکمت اور مصلحت) بین الاقوامی تعلقات کے بنیادی اصول ہیں۔آج کا بین الاقوامی منظر نامہ جدید الوقوع حوادث یا قریب الوقوع حوادث کا نام ہے۔ امریکہ اور صیہون ازم کے تسلط کے مقابلے میں بیداری اسلامی کے مزاحمتی ماڈل کا وجود اور حرکت، مغربی ایشیا میں امریکہ کی شکست اور خطے میں موجود خائن اتحادیوں کا زمین گیر ہونا، مغربی ایشیا میں ایران کا طاقت وارانہ سیاسی حضور اور پوری دنیا میں اس کی بازگشت۔ یہ سب وہ حوادث ہیں جن کی دنیا شاہد ہے۔

"ایرانی قوم امریکہ کے علاوہ چند دیگر یورپی حکومتوں کو بھی دھوکہ باز اور ناقابل اعتماد سمجھتی ہے"

یہ اسلامی جمہوریہ کے وقار کے چند مظاہر ہیں کہ جن کا حصول جہادی منتظمین کی حکمت اور شجاعت کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ سامراجی نظام کے کرتا دھرتا پریشان ہیں، ان کی تجاویز معمولا فریب، دھوکے اور جھوٹ پر مبنی ہوتی ہیں۔آج ایرانی قوم امریکہ کے علاوہ چند دیگر یورپی حکومتوں کو بھی دھوکے باز اور ناقابل اعتبار سمجھتی ہے۔ اسلامی جمہوریہ کی حکومت ان کے ساتھ حد بندی کی پاسداری کریں۔ انقلابی اور قومی اقدار سے ایک قدم بھی عقب نشینی نہ کریں۔ سامراجی قوتوں کی کھوکھلی دھمکیوں سے مت گھبرائیں، اور ہر حالت میں قومی اور ملکی وقار کو مد نظر رکھیں۔ حکیمانہ اور انقلابی موقف کے مطابق مصلحت پسندانہ انداز میں ان کے ساتھ اپنی قابل حل مشکلات کو حل کریں۔ امریکہ کے حوالے سے کسی بھی مشکل کا حل متصور نہیں ہے اور امریکہ کے ساتھ مذاکرات سے مادی و روحانی نقصان کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

"امریکہ کے حوالے سے کسی بھی مشکل کا حل متصور نہیں ہے اور امریکہ کے ساتھ مذاکرات سے ہادی و روحانی انسان کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا"

**٧۔ طرز زندگی**

اس عنوان سے کافی ضروری بات ہو سکتی ہے لیکن میں اسے کسی دوسرے موقع پر موکول کرتا ہوں اور اس حوالے سے صرف اسی ایک جملے پر اکتفا کرتا ہوں کہ مغرب کی ایران میں مغربی طرز زندگی کی ترویج کی کوشش نے ہمارے ملک و قوم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے جو کہ ایک کثیر الجہتی اور ہوشمندانہ جد و جہد کا تقاضا کرتا ہے۔ اس عنوان سے بھی امیدوں کا مرکز و محور آپ جوان ہیں۔

آخر میں انقلاب اسلامی کی چالیسویں سالگرہ کے اجتماعات میں قوم کی باوقار، قابل فخر اور دشمن شکن شرکت پر پوری قوم کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور حضرت حق کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالاتا ہوں۔

ہمارا سلام ہو حضرت بقیہ اللہ (ارواحنا فداہ) پر اور ہمارا سلام ہو شہدا کی پاک ارواح پر اور ہمارا سلام ہو امام خمینی (رہ) کی روح مطہر پر اور ہمارا سلام ہو پوری قوم پر اور خصوصا جوانوں پر۔

دعاگو

سید علی خامنہ ای

١١۔ فروری ٢٠١٩